معراجِ مصطفیٰ ﷺ

ملازمین کے حقوق کا بیان

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

مصطفیٰ کریم ﷺ کی قصرِ دنیٰ تک رَسائی

عزیزانِ محترم! نبیٔ رَحمت، شفیعِ امّت ﷺ نے سفرِ معراج میں جب خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ کے قُربِ خاص میں تجلّیات وانوار کا مشاہدہ کیا، راز ونیاز کے جو پیغامات انہیں عطا ہوئے، وہ مخلوق کی عقل سے بالاتر ہیں، اِس سے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى ۞ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنىٰ ۞ فَأَوْحىٰ إِلىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحىٰ﴾[1] "پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا، پھر خُوب اُتر آیا، تو اُس جلوے

(۱) پ۲۷، النّجم: ۸-۱۰.

اور اِس حبیبِ کریم میں دو ۲ ہاتھ کا فاصلہ رہا، بلکہ اس سے بھی کم، اَب وَحی فرمائی اپنے بندۂ خاص پر جو چاہا وَحی فرمائی"۔

ہماری زندگی پر ذکرِ معراج کے اثرات

میرے بزرگو ودوستو! سفرِ معراج کے ذِکر سے ہماری زندگی پر کثیر اثرات مرتَّب ہوتے اور ان سے عبرت حاصل ہوتی ہے، واقعۂ معراج سن کر نیک اَعمال کی رَغبت اور گناہوں سے تَوبہ کی توفیق ملتی ہے، نبئ کریم ﷺ سے جذبۂ محبّت بڑھتا ہے، ایمان کو تازگی نصیب ہوتی ہے، نیز غلط وباطل نظریات وعقائد کا قلعہ قَمع ہوتا ہے اور صبر وشکر کا جذبہ بیدار ہوتا ہے، کہ واقعۂ معراج سرکارِ دو عالم ﷺ پر بڑی بڑی آزمائشوں اور تکلیفوں کے بعد رُونما ہوا، ہر انسان کو زندگی میں تکلیفوں، پریشانیوں کا سامنا ہوتا ہے، ربِ ذو الجلال ارشاد فرماتا ہے: ﴿أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُّتْرَكُوْا أَنْ يَّقُوْلُوْآ اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ﴾(۱) "کیا لوگ اس گمان میں ہیں کہ صِرف اتنا کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے، اور کیا اُن کی آزمائش نہ ہوگی ؟!"۔

واقعۂ اِسراء ومعراج النبی

برادرانِ اسلام! تمام کمزوریوں اور عُیوب سے پاک ومنزّہ معبودِ حقیقی خالقِ کائنات عزّوجلّ نے شبِ معراج اپنے حبیبِ کریم ﷺ کو آسمانوں کی سَیر کرائی، اپنے قُربِ خاص سے شرف بخشا، قلیل وقت میں انتہائی طویل سفر طے

---

(۱) پ۲۰، العنکبوت: ۲.

کرایا، اپنی قدرت کی وہ نشانیاں: عَرش وکُرسی، لوح وقلم، جَنّت ودوزخ وغیرہ دکھائیں، جو دیگر حضراتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے صِرف سُن رکھی تھیں، اللہ تعالیٰ نے اس عظیم ترین معجزۂ معراج میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک کے جسمانی سفر کو بڑے مخصوص اُسلوب میں یوں بیان فرمایا: ﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصَى الَّذِيْ بَارَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهٗ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيْرُ﴾[1] "وہ ہر عَیب وکمزوری سے پاک ذات جو اپنے بندۂ خاص کو راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ لے گئی، جس کے اِرد گرد ہم نے برکت رکھی ہے؛ تاکہ ہم اُنہیں اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، یقیناً اللہ تعالیٰ سنتا دیکھتا ہے"۔

سفرِ معراج میں خالقِ کائنات عزوجل نے مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے قُربِ خاص سے نوازا، بےاِنتہاء نوازشوں، لاتعداد عنایتوں اور کرم نوازیوں سے سرفراز فرمایا، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انوار وتجلّیات کے نظارے کیے، جنّت ودوزخ اور عالمِ ملکوت کے عجائبات کا مشاہدہ فرمایا، انبیاء وملائکہ سے ملاقات کی، لیکن نہ تو آپ کی آنکھیں اُن انوار کی چمک دَمک سے خیرہ ہو کر چُندھیائیں، نہ جھپکیں، نہ دل گھبرایا، بلکہ جی بھر کر دیدار کیا، جس کا ذِکر اللہ تعالیٰ نے یُوں بیان فرمایا: ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى * لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ

(۱) پ۱۵، الإسراء: ۱.

رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾[1] "آنکھ نہ کسی طرف پھِری، نہ حَد سے تجاوُز کیا، یقیناً اپنے رب تعالی کی بہت بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں"۔

اِسی معراج میں پچاس ۵۰ نمازوں کا تحفہ بھی ملا، شبِ معراج ہی حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے ہماری مدد فرمائی؛ کہ امّت پر فرض کی گئی پچاس ۵۰ نمازوں میں کمی کرواکر پانچ ۵ کروانے کا مشورہ دیا، نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفرِ معراج سے واپسی پر راستہ میں حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو کیا حکم دیا ہے؟ فرمایا: «خَمْسِينَ صَلاَةً» "روزانہ پچاس ۵۰ نمازیں" حضرتِ سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ اللہ تعالیٰ سے تخفیف ورِعایت طلب کیجیے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بار بار ربِ کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تخفیف کرواتے رہے، یہاں تک کہ پچاس ۵۰ سے پانچ ۵ نمازیں رہ گئیں[2]۔

رسول اللہ نے شبِ اِسراء و معراج میں جو عجائبات دیکھے

عزیزانِ گرامی! شبِ معراج نبئ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک اَیسی قوم کے پاس سے گزرے جن کے سَروں کو کُچلا جارہا تھا، پھر وہ سَر فوراً پہلے کی طرح صحیح سالم ہو جاتے، یہ سلسلہ اُن کے ساتھ لگاتار جاری تھا، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے پوچھا:

---

(۱) پ۲۷، النجم: ۱۷، ۱۸.

(۲) "صحیح مسلم" کتاب الإیمان، ر: ٤١١، صـ۸۳.

«مَنْ هؤُلَاءِ؟» "یہ کون لوگ ہیں؟" عرض کی گئی: یہ وہ لوگ ہیں جو فرض نماز کی ادائیگی میں سُستی کرتے ہیں[1]۔

ایک منظر یہ بھی دیکھا کہ ایک شخص جس نے بڑی بھاری گٹھڑی باندھی ہوئی ہے، وہ اُسے اُٹھا نہیں پاتا، مگر اس گٹھڑی میں مزید اِضافہ چاہتا ہے، حضورِ اکرم ﷺ کو بتایا گیا: «هذا الرّجلُ مِن أمّتك عليه أمانةُ النّاسِ لا يستطيعُ أداءَها، وهو يزيدُ عليها»[2] "یہ آپ کا وہ اُمّتی ہے جس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہوں گی، وہ اِنہیں ادا نہیں کرے گا، اور مزید امانتیں رکھنے کا خواہشمند ہوگا"۔

عزیز دوستو! مسلمان کا راز فاش کرنا، اُس کی بے عزّتی کرنا، اُس کا مذاق اُڑانا، اس پر طعن وتشنیع اور اُس کی غیبت کرنا اللہ ورسول کو شدید ناپسند ہے، گناہ کا کام اور عذابِ الٰہی کا باعث ہے، رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لمَا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ، يَخْمِشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ، وَيَقَعُوْنَ فِيْ أَعْرَاضِهِمْ»[3] "جب مجھے معراج کرائی

---

(١) "مسند البزّار" ر: ٩٥١٨، ١٧/ ٥.

(٢) "مسند البزّار" ر: ٩٥١٨، ١٧/ ٦.

(٣) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب في الغيبة، ر: ٤٨٧٨، صـ٦٨٨.

گئی، تو میں اَیسے لوگوں کے پاس سے بھی گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے، وہ اُن ناخنون سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا کہ یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں، یعنی غیبت کرتے ہیں، اُن کی عزّت خراب کرتے ہیں"۔

ایک قَوم دیکھی جن کے پاس ایک ہانڈی میں پکا ہوا لذیذ گوشت ہے، اور دوسری ہانڈی میں بدبودار گوشت ہے، وہ لوگ پاک ولذیذ کھانا چھوڑ کر بدبودار کھانے پر ٹوٹے پڑتے ہیں، اللہ کے حبیب ﷺ نے فرمایا: «ما هذا يا جبريل؟» "اے جبرائیل یہ کیا ہے؟" عرض کی: یہ اُن لوگوں کا عذاب ہے جو اپنی حلال بیویوں کو چھوڑ کر بدکار عورتوں کے پاس جاتے ہیں[1]، اور یہی حال اُن عورتوں کا بھی ہے جو حرام کاری کا اِرتکاب کرتی ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ گناہ عذابِ الٰہی کا باعث بنتے ہیں، لہٰذا ہمیں گناہوں سے سچی تَوبہ کرکے اعمالِ صالحہ بجالانے، اور زندگی شریعت کے مطابق گزارنے کی بھرپور کوشش کرنی ہے۔

اِسراء ومعراج النبی سے حاصل ہونے والے اَسباق وعبرتیں

حضراتِ گرامی! واقعۂ معراج میں متعدّد حکمتیں اور فوائد ہمارے لیے درسِ عبرت ہیں: (۱) یہ سفرِ مبارک عالَمِ بیداری میں رُوح وجسم کے ساتھ ہوا، اگر خواب کا مُعاملہ ہوتا تو کفّار کی طرف سے خلافِ عقل قرار دے کر اِنکار نہ کیا جاتا، (۲) کوئی

---

(۱) "سُبل الهدى والرَّشاد" جماع أبواب معراجه ﷺ، البابُ ٨، ٣/ ٨١، ٨٢.

کتنے ہی عُروج واعلیٰ مَسندِ اِقتدار پر متمکّن ہو جائے، اپنے پروَردِ گار جَلَّ جَلالُہٗ کو فراموش نہ کرے، اُس کے ذِکر سے غفلت ہرگز نہ کرے، (۳) مسلمان کی غیبت، چغلی، بے جا تنقید اور دل آزاری سے ہمیشہ بچ کر ان سے محبت واُلفت، اُن کی حَوصلہ اَفزائی، دل جُوئی اور ان کے عیوب کی پردہ پوشی، اُن کی عزّت وناموس کی حفاظت کرنی ہے، اور ان سے اچھی گفتگو و بھلائی کے ساتھ پیش آنا ہے، (۴) مَرد حضرات کو مسجد میں اور خواتین کو اپنے اپنے گھروں میں پنج وقتہ نماز کی ادائیگی کا خاص اہتمام کرنا ہے، اور سُستی و کاہلی سے بچتے رہنا ہے، (۵) واقعۂ معراج سے مساجد میں حاضری کا بھی دَرس ملتا ہے؛ کہ اتنے اَہم کام سفرِ معراج کا آغاز بھی مسجدِ حرام سے ہوا، (۶) ایک دوسرے کو اچھی بات کہنے اور مشورہ کرنے کا بھی درس ملتا ہے، کہ مشورے میں برکت ہے، اس سے بے شمار فوائد و بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں، لہٰذا ہمیں بھی لوگوں سے بھلائی کے ساتھ پیش آتے رہنا ہے۔

اسلام میں ملازم وملازَمت کا مفہوم

حضراتِ محترم! دینِ اسلام نے رزقِ حلال کمانے، کھانے کے لیے کوشش ومحنت کرنے پر زور دیا ہے، ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم عطا فرماتا ہے، اور وہ راہِ خدا میں شمار کیا جاتا ہے، حضرتِ سیّدنا کعب بن عجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، ایک شخص بڑی پُھرتی وتیزی سے نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے گزرا، صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے اُسے دیکھا تو اُنہیں تعجب ہوا، عرض کی: یا رسولَ اللہ! اگر یہ اَیسی ہمّت وتیزی اللہ کی راہ میں

دکھاتا توکیا ہی اچھا ہوتا! حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعىٰ عَلىٰ وَلَدِهِ صِغَاراً فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ الله، وَإِنْ خَرَجَ يَسْعىٰ عَلىٰ أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ فَهُوَ فِيْ سَبِيلِ الله، وَإِنْ كَانَ يَسْعىٰ عَلىٰ نَفْسِهِ يُعِفُّهَا فَهُوَ فِيْ سَبِيلِ الله، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ رِيَاءً وَمُفَاخَرَةً فَهُوَ فِيْ سَبِيلِ الشَّيْطَانِ»[1] "اگر وہ اپنے چھوٹے بچوں کے لیے روزی کمانے کی خاطر نکلا ہے توراہِ خدا میں ہے، اگر اپنے بوڑھے والدَین کے لیے کمانے کو نکلا ہے، تب بھی اللہ کی راہ میں ہے، اگر یہ کوشش اس لیے ہے کہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے، تب بھی اللہ کی راہ میں ہے، اور اگر رِیاکاری اور دوسروں پر فخر کے لیے کمانے نکلا ہے تو شیطان کے راستے پر ہے"۔ تو معلوم ہوا کہ ملازمت، مزدوری، رزقِ حلال اور جائز کام کاج کے لیے کوشش وبھاگ دَوڑ کرنا ضروری، اور اعلیٰ وعظیم نیکی اور اَجر وثواب کا باعث ہے۔

ملازمین کے اَخلاقیات وآداب

عزیزانِ محترم! اچھے اَخلاق اللہ تعالیٰ کے نیک صالحین بندوں کی صفات میں سے ہیں، ملازمین، مزدوروں اور کام کاج کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ سیٹھ، مالک، سرپرست ونگران سے اور آپس میں بھی حُسنِ اَخلاق سے پیش آئیں، اس چیز کے دنیاوآخرت میں اچھے اثرات مرتَّب ہوتے ہیں، اچھے اَخلاق کی بدَولت بندہ اعلیٰ

---

(١) "المعجم الكبير" كعب بن عجرة الأنصاري، باب، ١٩/ ١٢٩.

درَجات پر فائز ہوجاتا ہے، رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ»[1] "آدمی اپنے اچھے اَخلاق کی بدَولت عبادت گزار وروزہ داروں کے مقام کو حاصل کرلیتا ہے"۔

پیارے بھائیو! سرپرست وسربراہ اور ماتحتوں میں سے ہر ایک کو چاہیے کے اچھے اَخلاق کا مظاہرہ کریں، اور ایک دوسرے کے حق میں خیر کی دعا کرتے رہیں، رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ اَتىٰ إِلَيْكُمْ مَعْرُوْفاً فَكَافِئُوْهُ، فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَادْعُوا [الله] لَهٗ حَتّىٰ تَعْلَمُوْا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ»[2] "جو تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کرے تو تم بھی اسی طرح اُس کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ، اور اگر تم اُس کی بھلائی کے مُوافق بدلہ نہ دے سکو، تو اُس کے لیے اللہ تعالیٰ سے اِتنی دعا کرو کہ تمہیں یقین ہوجائے کہ تم نے اُس کا حق ادا کردیا"۔ لہٰذا اپنے محسن کا شکریہ ضرور ادا کرنا چاہیے۔

اسلام اور اِیفائے عہد

برادرانِ اسلام! وفاداری اور وعدے کی پاسداری بندۂ مؤمن کی عمدہ صفت ہے، مالک وسرپرست ہو یا ملازِم وماتحت، دیگر اَقوال واَفعال کے ساتھ ساتھ ڈیوٹی کے اَوقاتِ کار یا تنخواہ وغیرہ کا جو مُعاہدہ ہو، اُس پر دونوں کو کاربند رہنا لازم وضروری ہے، مالک وسرپرست ظلم وزیادتی، بے جا سختی اور وعدہ خلافی کے بجائے، نرمی وآسانی، اعتماد

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند السيّدة عائشة، ر: ٢٥٥٩٤، ٩/ ٥٥٥.

(٢) "سنن أبي داود" كتاب الْأَدَبِ، ر: ٥١٠٩، صـ٧١٩.

وبھروسے، اچھے اَخلاق ومُعاملات سے پیش آئیں اور وعدے کی پاسداری کریں، مُعاہدے کی خلاف ورزی اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی، سب اسلامی تعلیمات ومُعاہدے کی خلاف ورزی اور اَمانتوں میں خیانت کے مترادِف ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾(۱) "اے ایمان والو! اللہ ورسول سے دَغا نہ کرو، اور نہ اپنی امانتوں میں جان بُوجھ کر خیانت کرو"۔ لہذا ہم میں سے ہر ایک پر لازم ہے کہ اپنے وعدہ کی پاسداری ووفاداری اور اعتماد ویقین کا مُظاہرہ کرے۔

مزدور کی اُجرت وقت پر ادا کرنا

میرے بزرگو ودوستو! مزدور وملازمین کی اُجرت پوری پوری مقرّر وقت پر ادا کرنا، زائد کام ووقت کی زائد اُجرت ادا کرنا لازم ہے، اُجرت کا کچھ فیصد قبضہ کرلینا یا دَبا لینا، ادائیگی میں ٹال مٹول یا تاخیر، سراسر ظلم، گناہ اور غیر اسلامی طریقۂ کار ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «أَعْطُوا الْأَجِيْرَ أَجْرَهُ، قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ»(۲) "مزدور کی اُجرت اُس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کردیا کرو"، یعنی جب کام کرنے والے نے اپنا کام پورا کرلیا ہے، تو اَب اُس کی تنخواہ واُجرت وغیرہ بھی اُسے وقتِ مقرّر پر ادا کردی جائے۔

---

(۱) پ۹، الأنفال: ۲۷.

(۲) "سنن ابن ماجه" كتاب الرهون، باب أَجْرِ الأُجَرَاءِ، ر: ۲٤٤۳، صـ٤۱۲.

ملازمین کے ساتھ تعامُل میں اسلامی آداب

عزیز دوستو! مزدور وملازمین کے دیگر حقوق کی ادائیگی کے ساتھ اچھا تعامُل بھی ضروری ہے، مزدور وملازمین کی حق تلفی، کوتاہی، ظلم، گناہ، اللہ ورسول کی ناراضگی کا سبب اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، اس سے بچنا ہر ایک پر لازم وضروری ہے، حضرتِ سیّدنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ اَبد قرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ بِيَمِينِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» "جو قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مار لے، اللہ تعالی اس پر جہنّم واجب اور جنّت حرام کر دیتا ہے"، ایک شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! اگرچہ وہ کوئی معمولی چیز ہو؟ سرورِ کونَین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «وَإِنْ كَانَ قَضِيباً مِّنْ أَرَاكٍ»(۱) "اگرچہ وہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو!"۔

ملازمین پر ظلم سے بچو

حضراتِ گرامی قدر! دُنیوی لالچ وحرص میں اندھا ہو کر ملازمین کی تنخواہیں کم دینے، ڈانٹ ڈپَٹ وبے جا سختی کرنے، شک وشُبہ، تنقید دَر تنقید، حقوق میں کوتاہی کرنے کے ساتھ ساتھ مزدور وملازمین کی طاقت سے زیادہ کام لینا بھی ظلم ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے:

---

(۱) "صحيح مسلم" كتابُ الإِيْمان، ر: ٣٥٣، صـ٧١.

«... وَلاَ يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلاَّ مَا يُطِيقُ»(۱) "ملازِم کواَیسے کام پر مجبور نہ کیا جائے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا"۔ لہٰذا جس کی جتنی طاقت ہو اُس سے اُتنا ہی کام لینا چاہیے، کسی سے کام پورا لے کر مُعاوَضہ کم دینا جائز نہیں، حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: «أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ اسْتِئْجَارِ الْأَجِيْرِ حَتّٰى يُبَيَّنَ لَهٗ أَجْرُهٗ»(۲) "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدور سے اَیسا اِجارہ کرنے سے منع فرمایا ہے جس کی اُجرت واضح نہ ہو"۔ مزدور وملازمین سے دھوکا دہی اور ان کی حق تلَفی قیامت میں نَدامت وپشیمانی اور ذِلّت ورُسوائی کا باعث ہوگی، کہ جو جیسا عمل کرے گا، اُس کا اَنجام بھی وَیسا ہی ہو گا، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿فَمَن يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَّرَهٗ * وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرّاً يَّرَهٗ﴾(۳) "جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے تو اُسے بھی دیکھے گا، اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے تو اُسے بھی دیکھ لے گا"۔

ملازمین کے حقوق کی ادائیگی سے فرد و معاشرہ کو حاصل ہونے والے فوائد

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! قَوم وملک کی ترقی اُس کے باشندوں کی محنت میں پوشیدہ ہے، جو ملک وِادارہ اپنے مزدورں کی اُجرت و حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھتا ہے، ترقیاں، خوشیاں اور خوشحالیاں اُن کا مقدّر ہوا کرتی ہیں، لیکن جہاں اس کے برعکس مُعاملہ ہوتا

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الأيمان، ر: ٤٣١٦، صـ٧٣٢.

(۲) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، ر: ١١٥٦٥، ٤/ ١١٩.

(۳) پ٣٠، الزلزلة: ٧، ٨.

ہے، وہ ملک و مُعاشرہ ترقی کے بجائے تنزّلی کا شکار ہوتا رہتا ہے۔ ماہر، ہُنرمند، اور محنت کش باشندے دوسرے اِداروں یا دوسرے ممالک کا رُخ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، مزدور کے حقوق کی ادائیگی میں بالواسطہ یا بلاواسطہ ٹال مٹول تنزّلی کے ساتھ ساتھ ناجائز و گناہ بھی ہے، لہذا ہر ملک و مُعاشرہ کو اپنے ملازمین کے حقوق کا خاص خیال رکھنا چاہیے، تاکہ اللہ ورسول کی رِضا، کامیابی و کامرانی اور ترقیاں ان کا مقدَّر ہوں۔

ادائیگیٔ حقوق کے نمونے

میرے محترم بھائیو! متحدہ عرب اِمارات اپنے مزدور و ملازمین کے حقوق کی ادائیگی میں بحکم اس حدیث بھرپور کوشاں ہے، کہ مصطفٰی جانِ رَحمت ﷺ نے فرمایا: «يَا أَبَا ذَرٍّ!... مَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلاَ تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوْهُمْ»[1] "اے ابو ذَر! جس کے ماتحت اس کا کوئی مسلمان بھائی ہو، تو اُسے چاہیے کہ جو خود کھائے وَیسا اُسے بھی کھلائے، جیسا خود پہنے وَیسا اُسے بھی پہنائے، اُن سے ایسا کام نہ لو جو اُن کی طاقت سے باہر ہو، اور اگر ایسا کام دو تو خود بھی اُن کی مدد کیا کرو"۔

اے اللہ! ہمیں واقعۂ معراج سے حاصل ہونے والے سبق پر عمل کرنے اور نمازوں کی پابندی کی توفیق نصیب فرما، اے اللہ! ہمیں غیبت، چغلی، بے جا تنقید، دل آزاری، زِنا و بدکاری، بدنگاہی اور فحش قَول و فعل سے بھی ہمیشہ بچ کر مسلمانوں سے

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الإيمان، ر: ۲۲، صـ۸.

محبت واُلفت، اُن کی حَوصلہ اَفزائی، دل جُوئی اور پردہ پوشی کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہمیں مزدوروں کے حقوق ادا کرنے، اُن سے اچھے اَخلاق سے پیش آنے، ان سے کیے ہوئے مُعاہدے پورے کرنے، اُن کی اُجرت وقت پر پوری ادا کرنے اور مشکل وقت میں اُن کی مدد کرنے کی توفیق وہمت عطا فرما، اُن پر ظلم وزیادتی سے بچنے اور آخرت کی ذِلّت ورُسوائی سے محفوظ ومامون فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.